Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۵

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

The Daily
ALFAZL
RABWAH

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۱۸

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۶ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ ۲۱ ہجرت ۱۳۵۱ہش ۲۱ مئی ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۱۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۰ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۔ ۲۰ ہجرت۔ کل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کی قرآنی دعا کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ دنیا کے حسنات اخروی حسنات کو کھولنے کی کلید ہے اس لئے دین کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی تمام صلاحیتوں کو پوری طرح نشو و نما دینے کے لئے انتہائی محنت اور جد و جہد سے کام لیں تاکہ اس کے نتیجہ میں ہمارے اموال اور ہماری دیگر تمام صلاحیتوں میں اضافہ ہو، اور پھر ہم انہیں دین کی راہ میں صرف کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکیں۔

حضور نے فرمایا گزشتہ مالی سال میں انتہائی نامساعد حالات کے باوجود جماعت نے جو مالی قربانی پیش کی اس پر ہمارے دل حمد سے لبریز ہیں۔ ہمیں اب یہ عہد اور عزم کر لینا چاہیئے کہ نئے مالی سال میں تدابیر اور دعا کے ساتھ ہم انتہائی محنت سے کام کریں گے تاکہ ہمارا قدم کسی لحاظ سے پیچھے نہ رہے بلکہ ہم آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔ اور اس طرح ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرتے ہوئے غلبہ اسلام کی عظیم مہم کو کامیابی کے ساتھ چلاتے چلے جائیں

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

شہید کو ایک فوق العادت استقامت ملتی ہے وہ بخوشی اپنی جان خدا کی راہ میں قربان کر دیتا ہے

وہ یہ چاہتا ہے کہ بار بار اسے زندگی ملے اور ہر بار وہ اسے خدا کے حضور پیش کر دے

"شہید اصل میں وہ شخص ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ سے استقامت اور سکینت کی قوت پاتا ہے اور کوئی زلزلہ اور حادثہ اس کو متغیر نہیں کر سکتا۔ وہ مصیبتوں اور مشکلات میں سینہ سپر رہتا ہے یہانتک کہ اگر محض خدا تعالیٰ کیلئے اسکو جان بھی دینی پڑے تو فوق العادت استقلال اسکو ملتا ہے اور وہ بدوں کسی قسم کا رنج یا حسرت محسوس کئے اپنا سر رکھ دیتا ہے اور چاہتا ہے کہ بار بار مجھے زندگی ملے اور بار بار اسکو اللہ کی راہ میں دوں، ایک ایسی لذت اور سرور اسکی روح میں ہوتا ہے کہ ہر تلوار جو اسکے بدن پر پڑتی ہے اور ہر ضرب جو اسکو پیس ڈالنے کیلئے اسکو پہنچتی ہے۔ وہ اسکو ایک نئی زندگی، نئی مسرت اور تازگی عطا کرتی ہے۔ یہ ہیں شہید کے معنی۔

پھر یہ لفظ شہد سے بھی نکلا ہے۔ عبادت شاقہ جو لوگ برداشت کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں ہر ایک تلخی اور کدورت کو جھیلتے ہیں اور جھیلنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ شہد کی طرح ایک شیرینی اور حلاوت پاتے ہیں۔ اور جیسے شہد فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ کا مصداق ہے یہ لوگ بھی ایک تریاق ہوتے ہیں۔ ان کی صحبت میں آنے والے بہت سے امراض سے نجات پا جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۱۵، ۳۱۶)

مبلغ اسلام محترم عبد الرحمٰن خان صاحب بنگالی کا جنازہ امریکہ سے ربوہ پہنچ گیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی

ربوہ ۔ ۲۰ ہجرت۔ کل ۱۹ ہجرت کی شب کو مبلغ اسلام محترم جناب عبد الرحمٰن خان صاحب بنگالی بی اے ایل ایل بی بی ٹی انچارج احمدیہ مسلم مشن امریکہ کا جنازہ امریکہ سے ربوہ پہنچ گیا رات کو ساڑھے نو بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں بہت کثرت کے ساتھ احباب جماعت شامل ہوئے بعد ازاں مقبرہ بہشتی کے اس خاص قطعہ میں جو مبلغین اسلام اور مربیان سلسلہ کے لئے مخصوص ہے تدفین عمل میں آئی اس طرح ہزارہا مومنین نے غم و اندوہ کے جذبات کے درمیان دردمندانہ دعاؤں کے ساتھ اپنے اس مجاہد بھائی کو سپرد خاک کیا جس نے اپنے ملک سے ہزاروں میل دور امریکہ کی سرزمین میں غریب الوطنی کی حالت میں فریضہ تبلیغ اسلام بجا لاتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ واضح رہے کہ یہ پہلا موقع ہے کہ غیر ممالک میں وفات پانے والے ایک مجاہد اسلام کا جنازہ تدفین کے لئے مرکز سلسلہ میں لایا گیا۔ جیسا کہ پہلے یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے کہ محترم بنگالی صاحب مرحوم و مغفور ۱۶ ہجرت (۱۶ مئی ۱۹۷۲ء) کی صبح کو ڈیٹن (امریکہ) کے مقام پر دل کے عارضہ سے اچانک رحلت فرما گئے تھے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خصوصی ہدایت پر آپ کا جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز فوری طور پر امریکہ سے پاکستان لانے کا انتظام کیا گیا مرحوم کا تابوت کل سوا چار بجے سہ پہر لاہور کے ہوائی اڈہ پر اتارا گیا جہاں پر مرحوم کے فرزند اکبر مکرم صلاح الدین خان صاحب بی اے واقف زندگی سابق مبلغ ہالینڈ وکالت تبشیر کے نمائندگان مکرم حسن محمد خان صاحب عارف، مکرم عبد اللطیف صاحب ضیغم اور مکرم محمود احمد سعید صاحب کے ہمراہ موجود تھے وہاں سے بذریعہ ایمبولینس ۸ بجے شب جنازہ ربوہ پہنچا کچھ دیر مرحوم کے مکان (کوارٹر تحریک جدید) پر جنازہ رکھنے کے بعد اسے مسجد مبارک کے غربی احاطہ میں لے جایا گیا بعد از عشاء حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کے فرزند اور دوسرے عزیزوں سے دلی تعزیت کا اظہار فرمایا کچھ دیر کے لئے احباب کو اپنے شہید مجاہد بھائی کے چہرے کی آخری زیارت کرنے کا موقع دیا گیا جس کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم بنگالی صاحب مرحوم کو اپنی خاص رضا کی چادر میں لپیٹ لے انہیں جنت الفردوس میں بلند سے بلند مقام عطا فرمائے اور مرحوم کے جملہ لواحقین کو اپنے فضل سے صبر جمیل عطا فرمائے اور ہر لحظہ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ (مرحوم کے کسی قدر تفصیلی حالات آئندہ کی اشاعت میں پیش کئے جائیں گے۔)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

غلبۂ اسلام کیلئے اس زمانہ میں جو اہم تحریک جاری ہے اس میں پوری ہمّت اور اخلاص کے ساتھ حصہ لیتے چلے جاؤ

اگر تم ہر حالت میں خدمتِ دین کا عزم کر لو گے تو تمہاری مدد کے لئے آسمان سے فرشتے نازل ہوں گے

اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے مومنوں سے یہ عہد لیا ہے کہ وہ اس کی راہ میں ثباتِ قدم دکھائیں گے

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(فرمودہ ۲۴ر امان ہش ۱۳۵۱ (مطابق ۲۴ر مارچ ۱۹۷۲ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ)

مرتبہ:- مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے انچارج شعبہ زودنویسی سابق (ہ)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے یہ آیات پڑھیں:-

وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا (الاحزاب: ۱۶)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ۔ (محمد: ۸)

طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ قف فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ قف فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ (محمد: ۲۲)

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ (محمد: ۳۲)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ (محمد: ۳۴)

اور پھر فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایمان لانے والے مومن بندوں سے ایک پختہ عہد لیا تھا اور جو ہمیشہ لیا جاتا رہا ہے اور آپ پر ایمان لانے والے قیامت تک جس عہد کے پابند ہیں، وہ یہ ہے کہ جو لوگ حقیقی طور پر ایمان لائے ہیں، خدا تعالیٰ کی راہ میں انہیں جو مجاہدہ اور جد و جہد کرنی پڑے گی وہ اس سے منہ نہیں پھیریں گے، وہ اس سے پیٹھ نہیں دکھائیں گے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ عہد یاد دلایا ہے۔ قرآن عظیم جو قیامت تک کے لئے ایک

کامل شریعت

ہے، وہ ہر صبح و شام ہمیں یہ یاد دلاتی ہے کہ تم نے اس عہد کو بھولنا نہیں۔ کیونکہ یہ ایک ایسا عہد ہے جو خدا تعالیٰ سے باندھا گیا ہے اور اس کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔

حدیث میں آتا ہے کہ جس سے واقعی جواب طلبی کی گئی تم سمجھو کہ وہ ہلاک ہو گیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ جب کسی پر رحم کرنے پہ آتا ہے تو اس کی رحمت جوش میں آتی ہے اور وہ اپنے بندوں کو معاف کر دیتا ہے۔ وہ انہیں یہ جتاتا بھی نہیں ہے کہ ان کے کیا گناہ تھے۔ وہ اپنی رحمت میں انہیں لپیٹ لیتا ہے اور نور کی چادر ان کے گرد باندھ دیتا ہے۔ اس اگلی دنیا میں بھی کسی دوسرے کو بھی بلکہ خود اپنے آپ کو بھی پتہ نہیں لگے گا۔ خدا تعالیٰ کے نور اور اس کی رحمت کی چادر انسان اور اس کی بداعمالیوں کے درمیان کچھ اس طرح آ جائے گی کہ خود انسان اپنے گناہوں، غلطیوں، کوتاہیوں، بے ادبیوں اور نافرمانیوں کو بھول جائے گا۔ کیونکہ اگر وہ نہ بھولے تو پھر جنت کا وہ تصور باقی نہیں رہتا جسے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے۔ لیکن

مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ

یعنی جس کا واقعی حساب لیا گیا وہ ضرور ہلاک ہو گیا۔ مگر یہ عہد ایسا ہے جس کے متعلق خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (اور چیزوں کے متعلق بھی فرمایا ہے کہ) تمہارا حساب لیا جائے گا۔ غرض یہ عہد ایک ایسا عہد ہے کہ یہ "مسئولا" ہے یعنی تم سے اس کی جواب طلبی کی جائے گی۔ تمہیں اس کا حساب دینا پڑے گا۔ تم سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا اور تم سے اس بارے میں سوال کیا جائے گا کہ تم نے یہ عہد کیا تھا اسے تم نے کیوں نہیں نباہا۔

پس یہ ایک

بڑا پختہ عہد

ہے جو بندوں سے لیا گیا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہونا کوئی آسان کام نہیں ہے اور نہ ہی یہ کوئی ہلکا کام ہے جسے ہم نظر انداز کر دیں۔ انسان سوچتا ہے اتنی بڑی ذمہ داری میں نے نباہنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور اسکی مہربانی کے بغیر میں اس عہد سے کیسے عہدہ برآ ہوں گا۔ چنانچہ اس کے متعلق بھی قرآن کریم ہی نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ اگر تم ثباتِ قدم چاہتے ہو تو اس کا ایک طریق یہ ہے کہ:

"اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ"

یعنی اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کریگا اور تمہارے قدموں کو مضبوط کرے گا۔ "لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ" میں بھی یہی بتایا گیا تھا ہمارا اپنے ربّ سے عہد ہے کہ ہم خدا کی راہ میں ثباتِ قدم دکھائیں گے اور مختلف رنگ کے مختلف جہاد میں سے کسی میں بھی ہم منہ نہیں پھیریں گے اور پیٹھ نہیں دکھائیں گے۔

اگرچہ ان آیات میں خاص طور پر جنگ کا ذکر ہے جو ظاہری سامانوں کے ساتھ لڑی جاتی ہے لیکن اس میں جو اصولی بات بیان ہوئی ہے وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں پیٹھ نہیں دکھانی۔ اپنی ذمہ داریوں سے منہ نہیں پھیرنا بلکہ ہر حال میں انکو نباہتے چلے جانا ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری ذہنیت ایسی ہونی چاہیئے کہ تم ہر حالت میں اور ہر صورت میں

اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد

کرتے رہو گے۔ اگر تمہارا یہ پختہ عزم ہو گا کہ تم خدا تعالیٰ کے دین کی مدد کرتے رہو گے اور کسی صورت میں بھی اس عہد کے خلاف کام نہیں کرو گے تو آسمان کے فرشتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نازل ہوں گے جو تمہارے قدموں میں ثبات پیدا کر دیں گے اور پھر تم خدا تعالیٰ کی مدد یابی سے اپنے عہد پر پورا اترو گے۔

پس یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ میں اسی نصرتِ الٰہی کا وعدہ ہے جو خدا تعالیٰ کے فرشتے ثباتِ قدم پیدا کریں گے۔ کیونکہ اس کے بغیر انسان کچھ نہیں کر سکتا۔ اور "اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ" کے ظاہری طور پر صرف یہی معنے نہیں کہ مثلاً لوگ خدا کی راہ میں لڑنے کے لئے ہتھیار لے کر آ گئے یا جہاد کے لئے پیسے دے دیئے۔ بلکہ اللہ کے دین کی نصرت سے مراد وہ فدائیت ہے جو انسانی فطرت کا جزو بن جاتی ہے جو اس کی ذہنیت بن جاتی ہے۔ جو انسان کی روح بن جاتی ہے۔ انسان کی ایمانی روح ہی یہ ہے کہ خواہ کچھ ہو جائے اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرتے رہنا ہے اور پھر دین کی یہ نصرت ہزار قسم کی ہو سکتی ہے کیونکہ ہزار قسم کے مطالبات ہیں جو ہزار قسم کے مختلف حالات میں کئے جاتے ہیں۔ مثلاً مالی قربانیاں ہیں۔ جان کی قربانیاں ہیں یعنی وقفِ زندگی کی شکل میں۔ زندگی کی قربانی ہے۔ پھر اشاعتِ قرآن کے لئے جدوجہد ہے جو آج کل بڑے زور سے شروع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس میں کامیابی عطا فرمائے اور یہ دراصل جہادِ اکبر ہے۔ کسی آدمی نے پتہ نہیں یہ کیسے کہہ دیا تھا کہ اسلام کی اشاعت کے لئے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے میں تلوار ہو تب صحیح نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ لیکن ہمیں تو خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے اور یہی

حقیقی الٰہی آواز

ہے جو ہمارے کانوں میں پڑی ہے اور جس کا ہم دنیا میں اعلان کرتے ہیں کہ ہمارے ایک ہاتھ میں قرآن ہے اور ہمارے دوسرے ہاتھ میں بھی قرآن ہے۔ قرآن کریم نے ہمارے دونوں ہاتھوں کو مصروف رکھا ہوا ہے۔ البتہ قرآن کریم جب یہ کہتا ہے کہ تلوار پکڑو تو ہم تلوار پکڑ لیتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم ہی جب یہ کہتا ہے کہ اب تلوار کا زمانہ گزر گیا۔ اب ہم نے تلوار کا کام قلم سے دکھانا ہے۔ اب ہم نے تلوار کا کام نیکی کی باتوں کو بیان کر کے اپنی زبان سے دکھانا ہے۔ اب ہم نے میدانِ تبلیغ میں کود کر ان لوگوں کی شکست حاصل کرنی ہے جو میدانِ جنگ میں کود جاتے تھے۔ اب ہم نے میدانِ تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے میدان میں ڈٹ جانا ہے اور اس میں ثباتِ قدم کے ساتھ کھڑا رہنا ہے۔ ہم نے اس میدان سے منہ نہیں پھیرنا۔ کمزوری نہیں دکھانی۔ دنیا کی لالچ میں نہیں پڑنا کیونکہ ہم نے خدا تعالیٰ کے ساتھ یہ عہد کیا ہوا ہے کہ ہم تیرے دین کی مدد کریں گے

پس یہ وہ ذہنیت ہے جس کی طرف "اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ" میں اشارہ کیا گیا ہے یعنی اگر تم خدا تعالیٰ کے دین کی مدد کے لئے اس طرح تیار رہو گے کہ ہر دوسری چیز کو بھول جاؤ گے تو تمہاری یہی ایمانی روح خدا تعالیٰ کے دین کی مدد کا ذریعہ بن جائے گی۔

ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والے ہیں اور ہم نے آپ ہی کے ذریعہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کا مشاہدہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ جو آدمی خدا تعالیٰ کے عشق میں مخمور ہو جاتا ہے اس کو تو اس بات کی ہوش بھی نہیں ہوتی کہ میری کوئی تعریف کر رہا ہے یا نہیں۔ میرے اوپر کوئی لعن طعن کر رہا ہے یا نہیں۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کے عشق میں مست ہوتا ہے۔

دلِ ریش رفتہ بکوئے دگر ٭ ز تحسین و لعنِ جہاں بے خبر

پس یہ خدا تعالیٰ کے عشق میں مست ہونے کی جو حقیقت ہے اسی کی طرف "اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ" میں اشارہ کیا گیا ہے یعنی اگر تم اسی

فدایانہ ذہنیت کے ساتھ

اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرو گے اور کچھ ادھر اور کچھ اُدھر نہیں جاؤ گے (جیسا کہ) انہی آیات میں آگے یہ کہا گیا ہے ان کی میں نے اس وقت تلاوت نہیں کی ان کا مفہوم بیان کر رہا ہوں کہ) تم یہ نہیں کہو گے کہ ہم کچھ باتوں کی اطاعت کریں گے اور کچھ میں اپنی مرضی چلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم کچھ باتوں میں اپنی مرضی چلاؤ گے اور کچھ میں میری اطاعت کرو گے تو پھر ساری لعنت تم پر پڑ جائے گی۔ فرماتا ہے میں یہ نہیں کہوں گا کہ کچھ میری رحمت سے حصہ لے لو اور کچھ میرے قہر اور غضب سے حصہ لے لو۔

پس اس ذہنیت کا پیدا ہونا جس کی طرف "اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ" میں اشارہ کیا گیا ہے بڑا ضروری ہے۔ خصوصاً ایک احمدی کے لئے بڑا ضروری ہے اور احمدیوں میں سے اس گروہ کے لئے بڑا ضروری ہے۔ جنہوں نے خدا تعالیٰ سے ایک نیا عہد باندھا ہے کہ ہم اپنی زندگیاں تیرے دین کے لئے تیری راہ میں وقف کرتے ہیں۔

جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے "اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ" میں جس ذہنیت کی طرف اشارہ ہے اس کی مزید تشریح اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے بھی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"طَاعَۃٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ"

کامل اطاعت کرنی ہے اور بے چون و چرا اطاعت کرنی ہے اور نیکی کی باتیں کر کے خدا تعالیٰ کی محبت کو دلوں میں پیدا کرنا ہے۔ قولِ معروف میں نیک باتوں کے پھیلانے کے معنے بھی آتے ہیں۔ اشاعتِ قرآن کے معنے بھی آتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کے متعلق اور بنی نوع انسان کے متعلق نیک باتیں کرنے کے معنے بھی پائے جاتے ہیں۔

پس قولِ معروف کے صرف نیکی کی باتوں کو پھیلانے کے معنے نہیں جس طرح کہ ہم عام طور پر کہتے رہتے ہیں کہ نماز پڑھنی چاہیئے۔ وضو کے ساتھ پڑھنی چاہیئے۔ شرائط کے ساتھ پڑھنی چاہیئے وقت پر پڑھنی چاہیئے۔ مسجد میں جا کر پڑھنی چاہیئے با جماعت پڑھنی چاہیئے خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھنی چاہیئے وغیرہ

سینکڑوں ہزاروں احکام

ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے یہ بھی قولِ معروف ہے یہ بھی نیکی کی باتیں ہیں جو ہمیں ایک دوسرے کو کہتے رہنا چاہیئے۔ "ذکّر" میں بھی اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور امام کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ لوگوں کو احکام یاد دلاتا رہے چنانچہ میرا آج کا خطبہ بھی اسی "ذکّر" کے نتیجہ میں اسی کی روشنی میں اور اسی حکم کے ماتحت ہے اس لئے کسی کے متعلق بدظنی کی بات نہ کی جائے۔ حسنِ ظن کی جو بات کی جاتی ہے۔ عزت و احترام کی جو بات کی جاتی ہے جو حقارت کی بات نہیں ہوتی۔ جو پیارے پیارے نام رکھ کر بات کی جاتی ہے اور برے نام نہیں رکھے جاتے۔ حقارت نہیں اور تمسخر نہیں کیا جاتا۔ غرض یہ ساری باتیں "قولِ معروف" کے اندر آ جاتی ہیں یعنی نیکی کے احکام یاد دلانا اور دوسروں کے متعلق اپنی نیک رائے کا اظہار کرنا۔ بدظنی نہیں کرنی۔ آپس میں لڑائی نہیں کرنی مگر جس کو خدا تعالیٰ نے امام بنا دیا ہے اس کے متعلق تو بالکل ہی نہیں کرنی کیونکہ اس میں اور بھی بہت ساری ذمہ داریاں آ جاتی ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ ایک استاد کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنے شاگرد کے متعلق اس قسم کی بات کرے اور اسی طرح شاگرد کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنے استاد کے متعلق اس قسم کی بات کرے جو قولِ معروف کے منافی ہے۔ اسی طرح اگر تم امیر ہو تو تمہیں خدا تعالیٰ نے یہ حق نہیں دیا کہ اپنے باورچی یا اپنے گھر میں صفائی کرنے والے کے متعلق قولِ معروف کے علاوہ کوئی اور بات کرو۔ تم ان کے متعلق بھی نیک بات کرو ان سے بھی پیار کی بات کرو ان سے بھی عزت و احترام سے پیش آؤ ورنہ

قولِ معروف کے تقاضے

پورے نہیں ہوں گے۔

پس "اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ" کی رو سے تم نے اپنے اندر وہ ذہنیت پیدا کرنی ہے اور تم نے طاعۃ و قولِ معروف کے لحاظ سے ایک تو کامل اطاعت کا نمونہ دکھانا ہے۔ دوسرے اپنے معاشرہ میں کامل حسن کا نمونہ دکھانا ہے کیونکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کے عظیم نور کی طرح خود بھی ایک عظیم نور تھے۔ آپ ایک ایسا نور تھے جس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ ایسا حسن کہ "دو خوبصورتیوں" میں کوئی دوئی نہیں ہے۔ کوئی غیریت نہیں ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات کا جو حسن اس کے قول کے ذریعہ ظاہر ہوا اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا جو حسن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے ذریعہ ظاہر ہوا۔ اس میں یعنی ان دو خوبصورتیوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

پس اس سے یہ ظاہر ہوا کہ تم نے دوسروں کے متعلق نیکی کی باتیں بھی کرنی ہیں اور نیک باتیں بھی کرنی ہیں۔ تم نے دوسروں کے متعلق بُری باتیں نہیں کرنی۔ تم نے اطاعت کا کامل نمونہ دکھانا ہے۔ تب تم "اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ" کی بنا پر اس گروہ میں شامل ہو سکتے ہو جو "یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ" کا مصداق ہے۔ کیونکہ تم نے خدا تعالیٰ کے دین کی مدد کے لئے ایک ایسا عزم کر لیا۔ ایک ایسا عہد کر لیا۔ ایک ایسی نیت کر لی اور ایک ایسا ارادہ کر لیا ہے جو تمہاری ساری زندگی کے ارادوں پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محیط ہو گیا ہے۔ تمہارا کوئی ارادہ اس سے باہر نہیں رہا۔ تم نے یہ پختہ عزم کر لیا کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت سے باہر نہیں جائیں گے ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں آگے بڑھیں گے پیچھے نہیں ہٹیں گے جو تکالیف سامنے آئیں گی ہم ان سے بچنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ جو روکیں پیدا ہوں گی ہم ان کو پھلانگیں گے یا ان کو پرے ہٹا دیں گے۔ اسلئے تم میں سے کسی کا یہ کہنا کہ جی روک پیدا ہو گئی ہے۔ راہ میں کانٹے بچھ گئے ہیں۔ پاؤں زخمی ہوتے ہیں۔ دل دُکھتے ہیں۔ سینہ چھلنی ہوتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ چھلنی ہونے دو کیونکہ تم نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ خواہ کچھ ہو جائے۔ تم خدا کی راہ میں قربانیوں سے منہ نہیں پھیرو گے اور پیٹھ نہیں دکھاؤ گے۔

میں نے کئی دفعہ کہا ہے اور میں یہ بات بڑی سنجیدگی سے کہتا رہا ہوں اور اسے اب بھی دُہرا دیتا ہوں کہ اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے تم سے یہ وعدہ نہیں کیا کہ جب تم خدا کے دین سے پیٹھ پھیرو گے تو وہ) تمہاری پیٹھوں کی حفاظت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تم سے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ تمہارے سینوں کی حفاظت کریگا چنانچہ مسلمانوں کی تاریخ بھی ہمیں بتاتی ہے کہ جب بھی دشمن اسلام نے سامنے دعویٰ اسلام کرنے والے کی پیٹھ آئی اُسے چھید دیا گیا اور جب بھی دشمن اسلام کے سامنے ایک

مسلمان مومن کا سینہ

آیا اور اس کا چہرہ سامنے آیا اور اس نے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آگے بڑھنے کی کوشش کی تو دشمن ناکام اور ذلیل ہوا۔ وہ اس دُنیا میں بھی ذلیل و خوار ہوا اور جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اسکی ذلت ہے وہ تو اس دُنیا کی ذلت سے بھی زیادہ ہے۔

ویسے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں ہے کہ تم میں سے کوئی بھی چارپائی پر نہیں مرے گا یا میری راہ میں شہادت نہیں حاصل کرے گا کیونکہ زندگی اور موت تو انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے لیکن جہاں تک انسانی زندگی کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ تم اپنی زندگی میں جس نیک مقصد کی خاطر میری راہ میں ثباتِ قدم دکھاؤ گے اور پیٹھ نہیں پھیرو گے اس مقصد میں کبھی ناکام نہیں ہو گے۔

باقی بچے بھی مر جاتے ہیں ملیریا بخار سے بھی ٹائیفائیڈ سے بھی اور سل سے بھی۔ بعض دفعہ ٹھوکر لگتی ہے بچے گرتے ہیں سر پر کسی ایسی جگہ چوٹ لگتی ہے جو جان لیوا ثابت ہوتی ہے۔ پس یہ مرنا تو انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے لیکن جو شخص پیٹھ دکھاتا ہے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ وہ پیٹھ اس لئے دکھاتا ہے کہ اُسے لمبی زندگی مل جائے مگر بعض دفعہ وہ پیٹھ دکھا کر اپنے گھر تک نہیں پہنچا ہوتا کہ راستے میں اس کی جان نکل جاتی ہے۔ اگر ایسا کمزور ایمان اور منافق دس گھنٹے اور ایمان پر پختہ رہتا تو وہ جنت میں جاتا لیکن اُس نے آخری دس گھنٹوں میں اپنی ہلاکت کے سامان پیدا کر لئے۔

غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اپنے اندر یہ ذہنیت پیدا کر لو تو تم ہر قیمت پر اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرتے رہو گے تو میں آسمان سے تمہاری مدد کے لئے فرشتے بھیجوں گا اور وہ تمہارے قدموں کو مضبوط کر دینگے اور تمہیں اس قابل اور اہل بنا دیں گے کہ تم اپنے وعدہ پر پورے اُتر سکو۔ تم نے خدا تعالیٰ سے یہ عہد کیا تھا کہ تم پیٹھ نہیں دکھاؤ گے مگر تم بشری کمزوریوں کے ساتھ ہماری مدد کے بغیر اور

فرشتوں کے سہارے کے بغیر

اپنا یہ عہد پورا نہیں کر سکتے۔ لیکن ہماری مدد یعنی فرشتوں کا جو سہارا ہے وہ تمہیں اس صورت میں مل سکتا ہے کہ

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ

کی رو سے تم یہ عہد کر لو کہ خواہ کچھ ہو جائے ہم اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کریں گے۔ یعنی غلبۂ اسلام کے لئے جو جدوجہد ہو رہی ہے اور اشاعت اسلام کے لئے جو بڑی اہم تحریکات شروع ہوئی ہے ہم اس میں حصہ لینے کے لئے کھڑے ہو جائیں گے اور کسی چیز کی پرواہ نہیں کریں گے۔ خواہ کچھ ہو جائے ہم اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد سے کبھی باز نہیں آئیں گے۔ ہمارے دل میں کبھی یہ خیال بھی نہیں آئیگا کہ خدا کے دین سے منہ پھیر لیں۔ تب آسمان سے فرشتے آئیں گے اور تمہارے پاؤں کو صراط مستقیم پر مضبوطی سے قائم کر دیں گے۔

جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے "اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ" کی کیفیت طاعۃ

قول معروف میں بیان ہوئی ہے۔ چنانچہ سورۃ محمدؐ میں آگے چل کر طاعۃ کے یہ معنے بھی بیان ہوتے ہیں کہ اس سے یہ مراد نہیں کہ بعض باتوں میں ہم تمہاری اطاعت کریں گے اور بعض باتوں میں اطاعت نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسا نہیں ہو سکتا۔ تمہیں کامل اطاعت کرنی پڑے گی اس وقت بھی اطاعت کرنی پڑے گی جب امام نے ابھی عزم نہیں کیا۔ کیونکہ مومن اس وقت بھی یہ کہتے ہیں کہ ہم اطاعت کریں گے پھر ان کے مشورہ اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق جب ایک فیصلہ ہو جاتا ہے تو وہ شخص جو مومن ہے اور پختہ ایمان والا ہے اور جو ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرنا چاہتا ہے۔ جو کامل اطاعت کا نمونہ دکھا رہا ہوتا ہے۔ جو نیکی کی باتیں کرتا اور خود اپنے معاشرہ میں نیک باتیں کرتا ہے وہ اس فیصلہ پر بے اختیار یہ کہہ اٹھتا ہے۔ اے خدا! میری روح کی بھی یہی آواز ہے۔ جو تیرا حکم آیا ہے میں تیرا ممنون ہوں کہ تو نے میرے لئے پہلے ہی ہدایت کے سامان پیدا کر دئے ہیں۔

لیکن ایک گروہ کمزور ایمان والوں کا بھی ہوتا ہے چنانچہ

"فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ"

کی رو سے جس وقت عزم کیا جاتا ہے تو ایسے لوگ اطاعت نہیں کرتے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں

"فَاِذَا عَزَمْتَ"

(آل عمران: ۱۶۰)

فرمایا ہے۔ یعنی کسی کام کے عزم کا ایک آدمی ذمہ دار ہے۔ اور دینی لحاظ سے ہر کام کے اصل ذمہ دار تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کیونکہ جھوٹا ہے وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پا گئے ہیں۔ آپؐ زندہ ہیں اور قیامت تک زندہ رہیں گے اس لئے "فاذا عزمت" کی رو سے دراصل عزم انہی کا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میرے جیسے کمزور بندوں کو آپؐ کی نیابت میں کھڑا کر دیتا ہے۔ چنانچہ مجھ سے پہلے لاکھوں کروڑوں لوگ مختلف شکلوں میں آئے۔ کئی اولیاء کی شکل میں آئے اور کئی مجددین کی شکل میں آئے اور کئی خلفاء کی شکل میں آئے۔ دراصل تو خلافت ہی ہے۔ لیکن خلافت کی آگے کئی شکلیں بن جاتی ہیں۔ غرض جو سلسلہ خلافت اس وقت قائم ہے اور پہلے بھی تھا کئی بزرگ اس شکل میں بھی آئے لیکن خلافت ہی کی جو دوسری شکلیں ہیں اُن میں بھی آئے جیسے مجددیت ہے یہ بھی خلافت ہی کی ایک شکل ہے یا ان میں سے اولیاء اللہ اور مقربین الٰہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جن کو یہ کہتا ہے کہ اس محدود دائرہ میں اس تھوڑے سے وقت میں تم میرے بندوں کی اصلاح کرو اور میرے دین کی مدد کرو تو اگر اُن کا اپنا کوئی وجود ہو یا اگر اُن میں سے کوئی یہ سمجھے کہ میرا کوئی مستقل وجود ہے تو وہ احمق اور ہلاک شدہ ہے روحانی لحاظ سے زندہ اور قائم اور زندگی دینے والے اور قائم رکھنے والے خدا تعالیٰ کے حکم دراصل تو اللہ تعالیٰ کا ہی ہے لیکن اس کے حکم، دلائل اس کے منشاء اور اس کے فیصلہ کے مطابق حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنی

حیّ و قیوم

صفات کا آپؐ کو متصف بنا دیا ہے۔ تب ہی تو یہ فرمایا کہ محمدؐ تو دُنیا کا نور ہے۔ تب ہی تو فرمایا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر اللہ کی طرف آؤ وہ تمہیں زندہ کرتا ہے اگر آپؐ حی کی صفت کے مظہر اتم نہ ہوتے تو لوگوں سے یہ نہ کہا جاتا کہ اس آواز پر لبیک کہو کہ یہ تمہیں زندہ کر دے گی۔

پس عزم تو وہی ہے لیکن طفیلی طور پر نیابت میں دوسرے عزم بھی ہو جاتے ہیں چنانچہ "فاذا عزم الامر" کی رو سے جس وقت امام وقت کوئی فیصلہ کرتا ہے تو ایک دوسرا گروہ بہک جاتا ہے یا جس وقت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیصلے کیا کرتے تھے تو منافق اور کمزور ایمان والے بہک جاتے تھے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ

"فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰہَ" اس عہد کو جو انہوں نے کیا تھا اگر سچ کر دکھاتے اور اس موقعہ پر جو عزم کیا گیا ہے وہ اگرچہ ان کے خیالات اور ان کی خواہشات اور انکی مرضی اور انکی سہولتوں کے خلاف تھا تو پھر بھی وہ کہتے کہ "طاعۃ" کا ہمارا عہد ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah
128

یعنی ہمارا یہ عہد ہے کہ کسی صورت میں ہم اپنے منہ نہیں پھیریں گے اور پیٹھ نہیں دکھائیں گے فرمایا فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰہَ اگر وہ اپنے اس عہد کو پورا کر کے اپنے عہد میں سچے ثابت ہو جاتے ہیں

لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ

تو اُن کے لئے بھلائی ہی بھلائی کے سامان پیدا ہو جاتے۔ لیکن اگر وہ ایسا نہ کریں تو پھر اُن کے لئے شر کے سامان پیدا ہوں گے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے تمہیں اس طرح چھوڑنا تو نہیں تم یہ سمجھتے ہو کہ جس طرح دنیا بھول کر تمہیں ثابت قدم سمجھتی ہے کامل اطاعت گزار سمجھتی ہے۔ قول معروف پر کاربند سمجھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دین کا مددگار سمجھتی ہے۔ اُسی طرح تم خدا تعالیٰ کو بھی دھوکہ دے دو گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم تو تمہیں سمجھتے ہیں۔ ہم دنیا کو بھی بتا دیں گے کہ تم اپنے دعوے میں جھوٹے ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ

ہم تمہاری ضرور آزمائش کریں گے۔ اور اس سلسلہ میں یہ ابتلاء اور یہ امتحان اللہ تعالیٰ اپنے علم میں زیادتی کے لئے تو نہیں پیدا کیا کرتا یا لایا کرتا۔ یہ دوسروں کو دکھانے کے لئے لاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے علم سے تو کوئی چیز پوشیدہ رہ ہی نہیں سکتی۔ کسی لحظہ بھی پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ یہ ابتلاء اور امتحان یہ خدا تعالیٰ خود جاننے کے لئے کرتا ہے (نعوذ باللہ) کہ کیسی ہے اطاعت کیسی ہے اخلاص دیکھا ہے ایثار اور کیسی ہے فدائیت؟ خدا تعالیٰ کو تو ان کا پہلے سے علم ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسا سمجھ کر تم نے اپنے نفسوں کو دھوکا دیا کہ اگر ہم انسانوں کو دھوکہ دے سکتے ہیں تو خدا تعالیٰ کو بھی دھوکا دے سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے مجھے تو تم دھوکا دے ہی نہیں سکتے۔ لیکن میں اپنے بندوں کو بھی تمہارے دھوکے میں پھنسنے نہیں دوں گا تمہارے لئے ابتلاء پیدا کروں گا۔ تمہارے لئے امتحان لاؤں گا پھر دنیا کو پتہ لگ جائے گا کہ مجاہد اور صابر کون ہے اور وہ جو پارسائی کی چادر اوڑھے ہوئے تھا اس کے اندر کتنا گند بھرا ہوا ہے۔ ایسے شخص کا ظاہر تو تھا لیکن باطن نہیں تھا۔ اس کا چھلکا تو تھا لیکن مغز نہیں تھا اس کا جسم تو تھا مگر روح نہیں تھی۔ غرض ایسا شخص انسان کو بھی دھوکہ نہیں دے سکے گا کیونکہ خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دے گا کہ وہ ننگا ہو کر بے مغز ہونے کی صورت میں اور ایک ایسے جسم کی شکل میں جس کے اندر روح نہیں ہے۔ دنیا میں وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے سامنے آ جائے گا اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰہَ۔ تمہیں چاہیئے تھا کہ تم اپنے عہد کو سچ کر دکھاتے اور اس بات کے لئے کہ تم اپنے عہد کو سچ کر دکھاؤ تمہارے لئے

ابتلاء اور امتحان کے سامان

پیدا کر دیئے گئے ہیں پھر فرمایا وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ۔ ہم تمہارے اندرونے کی بھی آزمائش لیں گے۔ یعنی ظاہر بین نگاہ صرف ظاہر کی کمزوریاں نہیں دیکھے گی بلکہ ایک ظاہر بین اور صاحب بصیرت و بصارت تمہارے اندر کی یعنی اندرونے کی کمزوریاں بھی دیکھے گا کیونکہ تمہیں ننگا کر کے دنیا کے سامنے رکھ دیا جائے گا۔ اور تمہاری ساری شیخیاں کرکری ہو کر رہ جائیں گی۔ اس لئے پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ فرمایا کہ اے ایمان کا دعویٰ کرنے والو!

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے چلے جاؤ۔ اس وقت تک کہ تم اس دنیا میں آخری سانس لو اور یہی اس تسلسل کا مفہوم وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ سے نکلتا ہوں چنانچہ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ میں فرمایا کہ تم اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔ کیونکہ نیکی کو سوائے بدی کے اور کوئی چیز ضائع نہیں کر سکتی ہر نیکی بدی کو ڈھانپ لیتی ہے۔ ہر نیکی بدی کا کفارہ بن جاتی ہے۔ ہر نیکی خدا تعالیٰ کی آنکھ میں قہر کو بدل کر پیار کے جذبات پیدا کر دیتی ہے لیکن اگر عمر کے آخری حصے میں نیکی کی بجائے بدی اباء اور استکبار ہو تو گویا سب نیکیاں رائیگاں چلی گئیں سب ضائع ہو گئیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ایمان کا دعویٰ کرنے والو! آخری وقت تک آخری سانس تک خدا تعالیٰ اور اس کے رسول اور رسول کے نائبین کی اطاعت کرتے چلے جانا تاکہ ایسا نہ ہو کہ

وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ

کی رو سے تمہارا انجام بخیر نہ ہو اور تمہارے سارے کئے کرائے پر پانی پھر جائے اور تمہارے اعمال باطل اور ضائع ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں شیطان کے اس شر سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں فرشتوں کے پہرے میں رکھ کر ہمارا انجام بخیر کرے اور دنیا کی کوئی طاقت اور دنیا کی کوئی قوت اور دنیا کے سارے اموال مل کر بھی ہمیں جھوٹا ثابت کرنے والے نہ ہوں۔

(فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰہَ میں جس کی طرف اشارہ ہے) کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے مطابق ہم سچے ثابت نہ ہوں بلکہ عند اللہ سچے ثابت نہ ہونے والے گروہ میں شامل ہو جائیں بلکہ ہم اس گروہ میں شامل ہوں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:

مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ (الاحزاب: ۲۴)

کیونکہ انہوں نے اپنے کام حسن سے، پیار سے، ایثار سے، فدائیت کے ساتھ اور عشق الٰہی میں مست ہو کر پورے کر دیئے اور اب وہ اپنے نیک انجام کو پہنچ گئے

خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے نیک انجام کو پہنچے اور ہمیشہ ہر حالت میں ثابت قدم رہے۔ اور دنیا کی ساری طاقتیں مل کر اور دنیا کے سارے اموال جمع ہو کر اور دنیا کے سارے جتھے متحد ہو کر بھی ہمارے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہ کر سکیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے پیار، اس کی رحمت اور برکت سے اس کے فرشتوں کا ہمیں ہمیشہ سہارا ملتا رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی ہی نعمت ہمیشہ عطا فرمائے۔

مکان برائے فروخت
نہایت پختہ۔ خوبصورت مکان واقع محلہ دارالنصر ربوہ مع تین بیڈ روم ڈرائنگ روم برآمدہ۔ کچن اٹیچ باتھ فلش سسٹم۔ پانی ٹیوب ویل سسٹم۔ چپس کا فرش نصف رقم پیشگی اور بقایا رقم اقساط کی صورت میں بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ خواہشمند پرنسپل صاحب طبیہ کالج ربوہ سے رابطہ پیدا کریں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
کلمات طیبات
ملفوظات
مکمل سیٹ دس جلدوں میں
ہدیہ -/۹۰ روپے علاوہ محصول ڈاک
جلد اول اس وقت سٹاک میں ختم
ہے باقی ۹ جلدوں کی رعایتی قیمت -/۸۰
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ فون ۲۸۱

پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز نے ربوہ کے لوگوں کو اب ہوائی سفر کی سہولتیں دینے کے لئے ربوہ میں اپنی ایجنسی قائم کر دی ہے احباب جماعت اسٹیٹ بنک کی اجازت سے بیرون ملک سفر کے لئے پی آئی اے کے ٹکٹ اور دیگر سفری سہولیات ہم سے حاصل کریں فون کے ذریعہ اور خط کے ذریعہ بھی ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں
ملک عبد الحفیظ
منیجر احمد برادرز جی ایس اے پی آئی اے ربوہ فون ۵۵۵

ھوالشافی
جانوروں کا مہلک اپھارہ
اکسیر
کے ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب غیر مفید ہو تو واپسی قیمت کی رعایت فی پیکٹ ایک روپیہ درجن یا زائد پر ۲۵٪ کمیشن دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک ۱/- بذمہ کمپنی تفصیلی لٹریچر مفت
کیور میڈیمیٹ لیسن کمپنی
۳۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۶۸۶

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۲۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

برائے اطلاع و آگاہی تمام احباب سلسلہ بشمول امراء صاحبان و صدر صاحبان اور ممبران مجلس عاملہ اعلان کیا جاتا ہے کہ عام سالانہ انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت منعقدہ ۱۳۵۱ہش میں حسب ذیل فیصلہ فرمایا ہے:

تجویز یہ تھی: عہدیداران جماعت کے انتخابات کے لئے کم از کم ناظرہ قرآن مجید کو معیار قرار دیا جائے یہ معیار دیہاتی جماعتوں کے لئے ہے تین سال کے بعد کم از کم معیار ترجمہ قرآن کریم کا جاننا ہوگا"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اصل تجویز کو منظور فرماتے ہوئے فرمایا:-

"آج کے بعد جو بھی انتخاب ہوگا اس میں اس بات کا خیال رکھا جائے گا کہ یہ قاعدہ جاری ہو اور آج سے تین سال بعد جو انتخاب ہوگا اس میں کوئی شخص دوبارہ منتخب نہیں ہو سکے گا جسے قرآن کریم ناظرہ نہ آتا ہو مثلاً جو اب صدر منتخب ہوا ہے اس کا نام دوبارہ صرف اس صورت میں پیش ہو سکے گا کہ اس نے اپنی جماعت کے کم از کم ۳۳ فی صد کو قرآن کریم پڑھوا دیا ہے جہاں تک ترجمہ کا سوال ہے ترجمہ میں ہمیں دیہاتی ماحول اور شہری ماحول میں فرق کر دینا چاہیئے۔ لیکن ترجمہ کا فرق نہیں کرنا چاہیئے۔"

امید ہے کہ احباب ابھی سے قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ پڑھنے پڑھانے کا انتظام فرمائیں گے۔ قائدین اضلاع انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ سے بھی امید ہے کہ وہ بھی اس بارہ میں پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ)

تعلیم الاسلام کالج یونین کے سالانہ مباحثے

تعلیم الاسلام کالج یونین کے سالانہ انگریزی اور اردو مباحثات حسب ذیل پروگرام کے تحت کالج ہال میں منعقد ہوں گے: انگریزی مباحثہ: تاریخ ۲۳ مئی؛ وقت: ۷-۴۵ شام۔ عنوان: MAN HAS FAILED

اردو مباحثہ: تاریخ ۲۴ مئی۔ وقت: ۷-۴۵ شام۔ عنوان: "ہمارے بعد اندھیرا نہیں اجالا ہے"

کالج کے طلباء کے علاوہ دیگر شائقین کا داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا جو کالج یونین آفس سے پیر اور منگل کی صبح کو مل سکتا ہے۔ (صدر تعلیم الاسلام کالج یونین)

خدام الاحمدیہ کی مرکزی سالانہ تربیتی کلاس
مربی صاحبان کی فوری توجہ کیلئے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۶ مئی سے ۹ جون تک پندرہ روز کے لئے انیسویں تربیتی کلاس منعقد ہو رہی ہے۔ میٹرک کے امتحان سے فارغ ہونے والے خدام کے لئے یہ زریں موقع ہے رہائش اور خوراک کے جملہ انتظامات مرکز خود سرانجام دیتا ہے۔

مربی صاحبان اپنے علاقہ کی ہر مجلس کے نمائندگان کو اس میں شامل کرنے کی کوشش کریں اور اپنی مساعی سے نظارت ھذا کو مطلع کریں (ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

۱۵ مئی ۱۹۷۲ء کو کوئٹہ میں
۵ روپے والے انعامی بانڈ کی قرعہ اندازی کے نتائج

۲ — انعامات ۱۰،۰۰۰ روپے فی انعام	۲ — انعامات ۲،۰۰۰ روپے فی انعام	۲ — انعامات ۱،۰۰۰ روپے فی انعام
432595-745567	300806-533209	509925-631271

۲۴۰ انعامات —— ۱۰۰ روپے فی انعام

005465	125850	276765	355886	454234	542022	658615	755774	842857	919352
014342	144712	284058	356288	457887	553514	671619	758260	844227	935994
016929	147397	285433	357975	462812	559059	672488	759255	845404	940634
017970	155079	286213	366656	464331	564574	672733	766526	847629	943512
018246	159604	288638	370264	466510	571252	680712	775549	851987	944917
020458	161650	294020	365171	474602	581094	685478	777939	853431	944991
021621	167652	299655	387662	479013	581866	686263	780745	860689	946575
028290	176411	301496	388576	479195	582727	688850	782093	863045	949143
032774	182553	302282	389523	481446	588715	690680	794172	868330	951549
038800	190486	304021	392384	487566	591352	698135	795969	374185	953326
040354	204457	304475	394342	489651	595346	699434	796921	876426	954930
041366	208033	309383	397660	494765	596986	700279	807657	879580	958198
041684	218497	310100	398368	496205	597421	708052	811203	881382	959168
047594	219142	317584	402949	504894	607148	716658	815828	885175	961193
049236	220792	318144	405774	506461	608685	723680	817050	888799	964230
055689	222169	326195	413223	515508	612020	727061	825922	889248	966515
062319	226214	328271	413574	517527	617170	727747	829324	895033	968985
065414	234825	329187	419640	520559	617433	729536	831158	897043	974027
065939	244592	334796	424480	520836	629750	731854	831688	901075	974709
077438	245816	337522	433354	522282	636394	739484	833046	902266	984680
090555	247253	343258	433942	524139	641827	745075	835034	903254	989461
113672	248845	350215	436305	525716	646135	745283	838456	912279	989872
113688	256810	352798	436832	526753	646709	745536	841040	914404	991099
116664	268207	355318	446824	537463	650148	755664	842321	918736	994334

بچت کیجئے

جاری کردہ: سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز ۔ اسلام آباد

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ
تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف دو روپے (مینجنگ ایڈیٹر)

یکروزہ چوچیاں، چوزے، پولٹری کی خوراک لینے کا پتہ
خلیل پولٹری فارم ربوہ
رجسٹرڈ
یکروزہ چوچیاں نوے فی صد چوچی گارنٹی/- ۳۰۰ روپے سینکڑہ ۳ فی صد زائد ... ۱۰۰۰ یا زائد خریدار کو ۱ فی صد زائد یکروزہ مرغ ۵ روپے سینکڑہ
مینیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

حب اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولہ بیس روپے
فی تولہ دو روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود ربوہ